سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر: 11

رسول اللہ ﷺ کا مبارک بچپن

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی

ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا گیارھواں عنوان

مرتب
مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَکَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَکَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستَطرَف، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مبارک بچپن

مرتب : مولانا ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 31

اشاعت اوّل: ستمبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک بچپن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول اللہ

سیدنا عبد المطلب کا خواب

بہت بڑے عاشقِ رسول حضرت سَیِّدُنا اِمام جَلالُ الدِّین سُیُوطی شافعی رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ جنہوں نے بیداری میں 75 بار رسولِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ تحریر فرماتے ہیں: (پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دادا جان) حضرت عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بیان کرتے ہیں کہ (ایک دفعہ) میں حجرِ اَسود کے پاس سو رہا تھا کہ میں نے ایک ہولناک خَواب دیکھا، جس کی وجہ سے مجھ پر بہت زیادہ گھبراہٹ طاری ہو گئی، پھر میں ایک قُریشی کاہِن (یعنی قسمت کا حال بتانے والے) کے پاس آیا اور بتایا کہ میں نے رات خَواب میں ایک درخت دیکھا، جس کی اُونچائی آسمان تک اور شاخیں مَشرِق و مَغرِب تک پھیلی ہوئی ہیں۔ اُس درخت سے نکلنے والے نُور کی چمک دَمک سُورج کی روشنی سے سَتّر 70 گُنا زائد ہے۔ اُس کے سامنے عَرَب و عَجم سَجدہ ریز ہیں اور اُس کی عظمت، نُور اور بلندی میں ہر آن اِضافہ ہو رہا ہے۔ ایک

لمحہ وہ چُھپ جاتا ہے تو دُوسرے ہی لمحے ظاہِر ہو جاتا ہے۔ قُریش کی ایک جماعت اُس کی شاخوں سے چمٹی ہوئی ہے جبکہ دُوسری جماعت اُسے کاٹنا چاہتی ہے۔ جونہی یہ جماعت اسے کاٹنے کے لئے قریب پہنچی تو ایک نوجوان نے اُنہیں پکڑ لیا، اِس جیسا حُسن وجَمال کا پیکر اور نَظافت وخُوشبو سے مُعَطَّر نوجوان میں نے کبھی نہیں دیکھا، پھر اس خوب رُو(خوبصورت) نوجوان نے اُس جماعت کے لوگوں کی کمریں توڑ ڈالیں اور آنکھیں نکال دیں۔

میں نے درخت کا پھل لینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا مگر کچھ نہ لے سکا ۔بالآخر میں نے پوچھا کہ اِس کا پھل کون لے سکتا ہے؟ جواب ملا: صِرف وہ لوگ جو مَضبُوطی سے چمٹے ہوئے ہیں۔ پھر خوف زَدہ حالت میں میری آنکھ کُھل گئی۔ حضرت عبدُ المُطَّلِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے کاہِن کے چہرے کو دیکھا تَو اس کا رنگ اُڑ چکا تھا، پھر اُس نے تعبیر بیان کرتے ہوئے کہا: اگر تمہارا خواب سچّا ہے تَو تُمہاری پُشت سے ایک ایسا فَرزَند پیدا ہو گا جو مشرِق و مغرِب کا مالِک ہو گا اور ایک مخلوق اُس کی خوبیوں کو دیکھ کر اُس سے وابَستہ ہو جائے گی۔(خَصائِص کُبرٰی، باب رؤیا عبدالمطلب، ۱/۶۷)

حضرت عَبدُ المطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے جس نُور کو خَواب میں دیکھا

وہ 12 ربیعُ الاول شریف بمُطابِق 20 اپریل 571 بروز پیر صُبحِ صادِق کی روشن و مُنَوَّر سُہانی گھڑی میں ہَمارے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُورت میں اَزَلی سَعادَتوں اور اَبَدی مُسَرَّتوں کا نُور بَن کر مکہ مُکَرَّمَہ میں پیدا ہوئے۔ (اَلْمَوَاھِبُ اللَّدُنِّیّۃ لِلْقَسْطَلَانِیّ ج ۱ ص ٦٦۔ ٧٥ ملتقطا)

جس سُہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دِل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

رضاعت

آقائے دوجہاں، رحمتِ عالَمِیاں، محبوبِ رَحماں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی وِلادَت کے بعد سب سے پہلے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی والِدہ ماجِدہ حضرت سیِّدَتُنا بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے نُورِ نظر اور لختِ جگر کو دُودھ پلایا پھر ابولَہب کی آزاد کردہ کنیز حضرت ثُوَیبَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے یہ شرف پایا۔ اِن کے بعد آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دُودھ پلانے کی سَعادَت حضرت سیِّدَتُنا حَلیمہ سَعدِیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حصّے میں آئی۔ (سیرتِ رسولِ عربی، ص ۵۹) جِن خُوش نصیب بیبیوں نے پیارے آقا، حبیبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دُودھ پلانے کا شرف حاصل کیا۔ ان میں حضرت سیِّدَتُنا اُمِّ اَیمن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا مُبارَک نام بھی شامل ہے۔ (سیرۃ حلبیہ، باب ذکر

رضاعه وما اتصل به، ۱/۱۲۴)

جن خُوش قِسمت بیبیوں نے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو دودھ پلانے کا شرف حاصل کیا، ان تمام عورتوں کو دولتِ ایمان نصیب ہوئی۔

حضرت سَیِّدُتنا حلیمہ سَعدیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا دولتِ ایمان کے عِلاوہ مزید جن برکتوں سے مالامال ہوئیں۔ آیئے! ان سے متعلق پیارے آقا، دو عالم کے داتا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بچپن شریف میں ہونے والے چند واقعات سنتے ہیں۔

شَیْخُ الحدیث حضرت علامہ عَبدُالمصطفٰے اعظمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی کتاب "سِیرَتِ مصطفٰے" میں لکھتے ہیں: شُرَفائے عَرَب کی عادت تھی کہ وہ اپنے بچوں کو دُودھ پلانے کے لئے گِرد و نَواح کے دِیہاتوں میں بھیج دیا کرتے تھے، دیہات کی صاف سُتھری آب وہَوا میں بچّوں کی تَنْدُرُستی اور جِسمانی صِحَّت بھی اَچھی ہوجاتی تھی اور وہ خالِص اور فَصِیح عَرَبی زَبان بھی سِیکھ جایا کرتے، کیونکہ شہر کی زَبان باہر کے آدمیوں کے مَیل جَول سے خالِص اور فَصِیح و بَلِیْغ زبان نہیں رہا کرتی۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم کو دُودھ پلانے کی سَعادَت حَضرتِ سَیِّدَتُنا حَلِیْمَہ سَعْدِیَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حاصِل ہوئی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی شِیر خَواری کے مُعْجِزات بیان

کرتے ہوئے فرماتی ہیں ۔ میں ”بنی سَعْد“ کی عورتوں کے ہَمراہ دُودھ پینے والے بچّوں کی تلاش میں مکّہ کو چلی۔ میری گود میں ایک بچہ تھا، مگر فقْرو فَاقَہ کی وَجہ سے مجھ میں اِتنا دُودھ نہ تھا، جو اُس کو کافی ہو سکے۔ رات بھر وہ بچہ بُھوک سے تڑپتا اور روتا بِلبِلاتا رہتا تھا اور ہم اُس کی دِلجُوئی اور دِلداری کے لئے تمام رات بیٹھ کر گُزارتے تھے۔ ایک اُونٹنی بھی ہمارے پاس تھی۔ مگر اُس کے بھی دُودھ نہ تھا۔ مَکَّۂ مُکرَّمہ کے سَفَر میں جس خچر پر میں سُوار تھی، وہ بھی اس قَدَر لاغَر (کمزور) تھا کہ قافلے والوں کے ساتھ نہ چل سکتا تھا میرے ہَمراہی بھی اُس سے تنگ آ چکے تھے۔ بڑی مُشْکِلوں سے یہ سَفَر طے ہوا (اور یہ قافِلہ مکہ میں پہنچ گیا اور قبیلۂ بنی سَعْد کی عورتوں نے دُودھ پِلانے کے لیے گھر گھر جاکر بچّوں کی تلاش شُروع کردی اور اُن تمام عورتوں کو دُودھ پلانے کے لئے بچّے مِل گئے، لیکن حَضْرتِ حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو دُودھ پلانے کے لئے کوئی بچہ نہ مل سکا، کافی دیر تلاش کرنے کے بعد بِالآخر حضرت سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی سوئی ہوئی قسمت بیدار ہو گئی اور سَرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُن کی آغوش میں آ گئے۔ (سیرتِ مصطفٰی، ص ۷۳)

پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْھَا فرماتی ہیں: میں نے پہلی مَرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس حال میں زیارت کی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونی لباس پہنے ریشمی بستر پر آرام فرمارہے تھے، میں نے نَرمی سے جگایا تو مُسکراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھا، اتنے میں مُبارَک آنکھوں سے ایک نُور نِکلا اور آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا گیا، یہ دیکھ کر میں نے شوق و محبت کے عالَم میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارَک چُوم لی۔ (مدارج النبوۃ، قسمِ دوم، باب اول، ذکر نسب وحمل...الخ، ۲ / ۱۹ مرکزِاھلسنَّت برکاتِ رضا ھند)

اب قسمت جاگی تو حلیمہ کو جو شرَف و کمال میں مشہور تھی ایسا مبارک رَضِیع (3) مل گیا کہ ساری زحمت کافور ہو گئی۔ دیکھتے ہی دائیں چھاتی سے لگا لیا۔ دودھ بھر آیا، حضرت نے پیا اور بائیں چھاتی چھوڑ دی جس سے حلیمہ کے بچے نے پیا، اس کے بعد بھی ایسا ہی ہوتا رہا، یہ عدلِ جبلی (4) کا نتیجہ

تھا۔ ڈیرے پر پہنچی تو پھر دونوں بچوں نے سیر ہو کر دودھ پیا۔

حارث نے اٹھ کر اونٹنی کو جو دیکھا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے جس سے میاں بیوی سیر ہو گئے اور رات آرام سے کٹی۔ اس طرح تین راتیں مکہ میں گزار کر حضرت آمنہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو وداع کر دیا گیا اور حلیمہ اپنے قبیلہ کو آئی،

اس نے حضرت کو اپنے آگے دراز گوش پر سوار کر لیا۔ دراز گوش نے پہلے کعبہ کی طرف تین سجدے کر کے سر آسمان کی طرف اٹھایا گویا شکریہ ادا کیا کہ اس سے یہ خدمت لی گئی، پھر روانہ ہوئی اور حضرت کی برکت سے ایسی چست وچالاک بن گئی کہ قافلہ کے سب چوپایوں سے آگے چل رہی تھی حالانکہ جب آئی تھی تو کمزوری کے سبب سے سب سے پیچھے رہ جاتی تھی۔ ساتھ کی عورتیں حیران ہو کر پوچھتی تھیں ابو ذُؤَیب کی بیٹی! کیا یہ وہی دراز گوش ہے؟ حلیمہ جواب دیتی واللہ یہ وہی ہے۔

بنو سعد میں اس وقت سخت قحط تھا مگر حضرت کی برکت سے حلیمہ کے مویشی سیر ہو کر آتے اور خوب دودھ دیتے اور دوسروں کے مویشی بھوکے آتے اور وہ دودھ کا ایک قطرہ بھی نہ دیتے، اس طرح حلیمہ کی سب تنگدستی

دور ہو گئی۔[1]

حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا حضرت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو کسی دور جگہ نہ جانے دیتی تھی، ایک روز وہ غافل ہو گئی اور حضرت اپنی رَضائی بہن شَیْمَاء کے ساتھ دوپہر کے وقت بھیڑوں کے ریوڑ میں تشریف لے گئے مائی حلیمہ تلاش میں نکلی اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شَیْمَاء کے ساتھ پایا۔ کہنے لگی: تپش میں !!! شَیْمَاء بولی:[2] ”اماں جان! میرے بھائی نے تپش محسوس نہیں کی، بادل آپ پر سایہ کرتا تھا، جب آپ ٹھہر جاتے تو بادل بھی ٹھہر جاتا اور جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چلتے تو بادل بھی چلتا، یہی حال رہا یہاں تک کہ ہم اس جگہ آ پہنچے ہیں۔ “[3]

بی بی حلیمہ فرماتی ہیں: میرا قبیلہ بنی سَعد قحط میں مبتلا تھا، اَناج (یعنی کھانے پینے کے سامان) کی تنگی تھی اور بارشیں نہیں ہو رہی تھیں۔ جب میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر اپنے قبیلے میں پہنچی تو قحط دُور ہو گیا، اَناج کی تنگی دُور ہو گئی، زمین سرسبز ہو گئی، دَرخت پھلدار اور جانور فربہ (یعنی موٹے) ہو گئے، میرا گھر روشن رہنے لگا۔ ایک دن میری پڑوسن (اُمِّ خولہ سَعدیہ) مجھ سے بولی: اے حلیمہ! تیرا گھر ساری رات روشن

رہتا ہے، کیا تو اپنے گھر میں رات کو آگ جلایا کرتی ہے؟ میں نے اس سے کہا: یہ آگ کی روشنی نہیں بلکہ (حضرت) محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نورانی چہرے کی چمک ہے۔(الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح ، ص۹۸ ماخوذاً ضیاء الدین پبلی کیشنز باب المدینہ کراچی)

سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا مزید فرماتی ہیں کہ میرے پاس سات بکریاں تھیں جو بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں۔ قبیلے والے ایک دِن مجھ سے بولے کہ اے حلیمہ! اس بچے کی بَرَکتوں سے ہمیں بھی حِصَّہ دو۔ چنانچہ میں نے ایک تالاب (یعنی پانی کے بڑے حوض) میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مُبارَک ڈالے اور قبیلے کی بکریوں کو اُس تالاب کا پانی پلایا تو اُن بکریوں نے بچے جنے اور ہماری قوم ان بکریوں کے دُودھ سے خوشحال و مالدار ہو گئی۔(الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح ، ص ۹۸تا ۹۹ ماخوذاً)

پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا

میرے مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو

ماہ (Two Month) کی عُمر میں (گھسٹ کر) چلنا شروع کر دیا، (پانچ ماہ کی عمر میں کھڑے ہو کر چلنے لگے)، آٹھ ماہ (Eight Month) کی عُمر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِس طرح بولنے لگے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات سُنی اور سمجھی جاسکتی تھی، نو ماہ (Nine Month) کی عُمر میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل صاف گفتگو فرماتے تھے اور جب عُمرِ مبارک دَس ماہ (Ten Month) ہوئی تو پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں کے ساتھ تیر چلا لیتے تھے۔ (شواھد النبوۃ، رکن ثانی در بیان آنچہ از مولد تا بعثت ظاھر شدہ است، ص۳۸ مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی)

بکری نے آگے بڑھ کر سرِ مُبارَک پر بوسہ دیا

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا مَزید فرماتی ہیں کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر روزانہ سورج کی روشنی جیسا نُور اُترتا اور پھر نِگاہوں سے غائِب ہو جاتا۔ (سیرۃ حلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱ / ۱۳۴ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ایک دِن میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی گود میں لیے ہوئے تھی کہ چند بکریاں قریب سے گزریں تو ان میں سے ایک بکری

نے آگے بڑھ کر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کیا اور سرِ مبارک پر بوسہ دیا۔(سیرۃ حلبیۃ ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱ / ۱۳۳)

بکری نے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کیا تو وہ شریعت کی مکلف ہی نہیں ہے۔اِسی طرح اونٹ کا پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کرنے کا ذِکر بھی اَحادیثِ مُبارَکہ میں موجود ہے ۔ جانوروں کے سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے کے واقعات کے ذَریعے کفار کو سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت دِکھائی گئی تاکہ وہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آئیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دامنِ اَقدس سے وابستہ ہوں۔

آپ کی بَرَکت سے جنگل ہَرا بھرا ہو جاتا

حضرتِ سَیِّدَتُنا حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا مَزید فرماتی ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لڑکے کھیلنے کے لیے بُلاتے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اِرشاد فرماتے کہ مجھے کھیلنے کے لیے پیدا نہیں

کیا گیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے بچوں کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک دِن میرے بیٹے نے مجھ سے کہا: اَمّی جان! (حضرت) محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) بڑی شان والے ہیں کیونکہ یہ جس جنگل میں جاتے ہیں وہ ہرا بھرا ہو جاتا ہے، دھوپ میں چلتے ہوئے ایک بادل ان پر سایہ کرتا ہے، ریت پر آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدمِ مُبارَک کا نشان نہیں پڑتا، پتھر ان کے مبارک پاؤں تلے خمیر (یعنی گُندھے ہوئے آٹے) کی طرح نَرم ہو جاتا ہے جس پر قدمِ مُبارَک کا نشان بن جاتا ہے اور جنگل کے جانور آتے ہیں اور ان کے قدم چوم کر چلے جاتے ہیں۔ (الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص ۹۹تا۱۰۰ ماخوذاً)

جب حضرت دوسال کے ہو گئے تو مائی حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دودھ چھڑا دیا اور آپ کو آپ کی والدہ کے پاس لے کر آئی اور کہا: کاش! تو اپنے بیٹے کو میرے پاس اور رہنے دے تا کہ قوی ہو جائے کیونکہ مجھے اس پر وبائے مکہ کا ڈر ہے۔ یہ سن کر بی بی آمنہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے

ساتھ واپس کر دیا۔

بچپن کی ادائیں

حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیان ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا گھوارہ یعنی جھولا فرشتوں کے ہلانے سے ہلتا تھا اور آپ بچپن میں چاند کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ فرماتے تھے تو چاند آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی انگلی کے اشاروں پر حرکت کرتا تھا۔

جب آپ کی زبان کھلی تو سب سے اول جو کلام آپ کی زبان مبارک سے نکلا وہ یہ تھا اللہ اکبر اللہ اکبر الحمد للہ رب العالمین و سبحان اللہ بکرۃ و اصیلا

بچوں کی عادت کے مطابق کبھی بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے کپڑوں میں بول و براز نہیں فرمایا۔ بلکہ ہمیشہ ایک معین وقت پر رفع حاجت فرماتے۔

اگر کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی شرم گاہ کھل جاتی تو آپ رو رو کر فریاد کرتے۔ اور جب تک شرم گاہ نہ چھپ جاتی آپ کو چین اور قرار نہیں آتا تھا

اور اگر شرم گاہ چھپانے میں مجھ سے کچھ تاخیر ہو جاتی تو غیب سے کوئی آپ کی شرم گاہ چھپا دیتا۔

جب آپ اپنے پاؤں پر چلنے کے قابل ہوئے تو باہر نکل کر بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے مگر خود کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے تھے لڑکے آپ کو کھیلنے کے لئے بلاتے تو آپ فرماتے کہ میں کھیلنے کے لئے نہیں پیدا کیا گیا ہوں۔ (مدارج النبوۃ ج۲ ص۲۱)

حلیمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیان ہے کہ ہمیں واپس آئے دو یا تین مہینے گزرے تھے کہ ایک روز حضرت اپنے رضائی بھائی عبد اللہ کے ساتھ ہمارے گھروں کے پیچھے ہماری بھیڑوں میں تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھائی دوڑتا آیا، کہنے لگا کہ میرے اس قریشی بھائی کے پاس دو شخص آئے جن پر سفید کپڑے ہیں انہوں نے پہلو کے بل لٹا کر اس کا پیٹ پھاڑ دیا۔ یہ سن کر میں اور میرا خاوند دوڑے گئے، دیکھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھڑے ہیں اور چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے، ہم دونوں آپ کے گلے لپٹ گئے اور پوچھا: بیٹا! تجھے کیا ہوا؟ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان کیا

کہ دو شخص میرے پاس آئے جن پر سفید کپڑے تھے، انہوں نے پہلو کے بل لٹا کر میرا پیٹ چیر دیا اور اس میں سے ایک خون کی پھٹکی نکال کر کہا: "هٰذَا حَظُّ الشَّيْطٰنِ مِنْكَ" (یہ تجھ سے شیطان کا حصہ ہے) پھر اسے ایمان و حکمت سے بھر کر سی دیا۔ پس ہم آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اپنے خیمہ میں لے آئے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا حضور کو ایک کاہن کے پاس لے گئیں کاہن نے آپ کو دیکھتے ہی اپنی جگہ سے چھلانگ لگائی اور حضور کو اٹھالیا اور کہنے لگا لوگو! آؤ اس بچے کو قتل کر دو اور مجھے بھی اس کے ساتھ قتل کر دو اگر یہ بچہ جوان ہو گیا تو تمہیں تمہارے دین سے ہٹا دے گا۔ اور خدا کی وحدانیت کی طرف بلائے گا حضرت حلیمہ کہتی ہیں کہ جب میں نے کاہن کا شور و غوغا سنا تو اس کے ہاتھوں سے حضور کو چھین لیا اور اپنے گھر کی طرف چل پڑی اور اس کاہن سے کہا کیا تم دیوانے ہو اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم اس قسم کی پیشین گوئی کرو گے تو میں یہاں کبھی نہ آتی تم کسی شخص کو بلاؤ جو تمہیں قتل کر دے۔ ہم تو محمد ﷺ کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں اور وہ زندہ رہیں گے اس کے بعد حضرت حلیمہ حضور کو لے کر فوراً اپنے گھر آ گئیں۔

آپ فرماتی ہیں: میرے خاوند نے کہا: حلیمہ! مجھے ڈر ہے اس لڑکے کو کچھ آسیب ہے، آسیب ظاہر ہونے سے پہلے اسے اس کے کنبے میں چھوڑ آ۔ میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آپ کی والدہ کے پاس لائی اور بڑے اِصرار کے بعد اس سے حقیقت حال بیان کی۔ ماں نے کہا: اللہ کی قسم! ان پر شیطان کو دخل نہیں، میرے بیٹے کی بڑی شان ہے۔[1]

تعدد شق صدر

واضح رہے کہ حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شقِ صَدْر[2] چار مرتبہ ہوا ہے، ایک وہ جس کا ذکر اوپر ہوا، یہ اس واسطے تھا کہ حضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وساوسِ شیطان سے جن میں بچے مبتلا ہوا کرتے ہیں محفوظ رہیں اور بچپن ہی سے اَخلاقِ حمیدہ پر پرورِش پائیں، دوسری مرتبہ دس برس کی عمر میں ہوا تاکہ آپ کامل ترین اوصاف پر جوان ہوں، تیسری مرتبہ غارِ حرا میں بعثت کے وقت ہوا تاکہ آپ وحی کے بوجھ کو برداشت کرسکیں، چوتھی مرتبہ شبِ معراج میں ہوا تاکہ آپ مناجات الٰہی کے لئے تیار ہوجائیں۔[3]

حضرت آمنہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہَا کی وفات

حضرت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم) کی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی تو آپ کی والدہ آپ کو ساتھ لے کر مدینہ میں آپ کے دادا کے نہال بنو عَدِی بن نجّار میں ملنے گئیں بعض کہتے ہیں کہ اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کے لئے گئی تھیں۔ اُم اَیمن بھی ساتھ تھیں، جب واپس آئیں تو راستے میں مقام اَبواء میں انتقال فرما گئیں اور وہیں دفن ہوئیں۔[4]

ہجرت کے بعد جب حضرت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم) کا گزر بنو نجار پر ہوا تو اپنے قیام مدینہ کا نقشہ سامنے آگیا اور اپنے قیام گاہ کو دیکھ کر فرمایا: "اس گھر میں میری والدہ مکرمہ مجھے لے کر ٹھہری تھیں میں بنی عَدِی بن نجّار کے تالاب میں تیرا کرتا تھا۔"[5]

عبد المُطَّلِب و ابو طالب کی کفالت

ام ایمن حضرت (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم) کو مکہ میں لائیں اور آپ کے دادا عبد المُطَّلِب کے حوالہ کیا۔ عبد المُطَّلِب آپ کی پرورش کرتا رہا مگر جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّم کی عمر مبارک آٹھ سال کی ہوئی تو اس نے بھی وفات پائی اور حسب وصیت آپ کا چچا ابو طالب

جو حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا باپ اور آپ کے والد عبد اللہ کا ماں جا یا بھائی تھا، آپ کی تربیت کا کفیل ہوا، ابو طالب نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کفالت کو بہت اچھی طرح انجام دیا اور آپ کو اپنی ذات اور بیٹوں پر مُقَدَّم رکھا۔(1)

حضرت "امِ ایمن" جو آپکے والد ماجد کی باندی تھیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خاطر داری اور خدمت گزاری میں دن رات جی جان سے مصروف رہنے لگیں۔ امِ ایمن کا نام "برکتہ" ہے یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو آپ کے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میراث میں ملی تھیں۔ یہی آپ کو کھانا کھلاتی تھیں کپڑے پہناتی تھیں آپ کے کپڑے دھویا کرتی تھیں

ابو طالب کے گھر میں برکتیں!

جب حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے چچا ابو طالب نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو اپنی کفالت میں لیا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ابو طالب کے گھر آئے تو اس کا گھر برکتوں والا ہو گیا چنانچہ ابو طالب کا بیان ہے کہ (سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پہلے) جب بھی میرے بچے کھانا کھاتے تو سیر نہ ہوتے، لیکن جب سے حضورِ پُر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کے ساتھ کھانا

تَناوُل فرماتے تو سارے بچے شکم سیر ہو جایا کرتے تھے، اس لئے جب بھی میں اپنے بچوں کو کھانا دینا چاہتا تو کہتا رُک جاؤ، میرے بیٹے (محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو آنے دو پھر کھانا شروع کرنا، اسی طرح جب بھی بچوں کو دودھ پلانا ہوتا تو حضور ﷺ کو پہلے پِلاتے پھر اپنے بچوں کو دیتے اور اگر اس کے بیٹوں میں سے پہلے کوئی پی لیتا تو وہ سارا برتن اکیلا ہی ختم کر دیتا۔ ابو طالب یہ دیکھ کر کہتے: اے محمد ﷺ تمہاری برکتوں کا کیا کہنا ۔(دلائل النبوۃ ص ۹۵)

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے ایسے پاکیزہ رسول ہیں کہ جنہیں انسانوں کے ساتھ ساتھ جانور بھی جانتے تھے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں، یہی وجہ ہے کہ جانور جب آپ ﷺ کے رُخِ زیبا کو دیکھتے تو آپ ﷺ کا قُرب پانے کی کوشِش کیا کرتے تھے۔ آیئے! اس ضِمن میں ایک اِیمان افروز رُوحانی واقعہ سنئے اور جھومئے، چنانچہ

یمن کا سفر

جب آپ ﷺ کی عمر مبارک دس(10)سال کی تھی تو آپ ﷺ اپنے چچا زُبیر کے ہمراہ یمن کے سفر پر چلے وہ ایک وادی سے گزرے، جس

میں ایک نر اُونٹ تھا جو لوگوں کو گزرنے سے روک رہا تھا، جب اس اُونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو دیکھا تو بیٹھ گیا اور اپنا سِینہ زَمین پر رَگڑنے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اپنے اُونٹ سے اُتر کر اس پر سوار ہوئے جب وادی پار کرلی تو اس کو چھوڑ دیا جب سَفر سے لوٹے تو دیکھا کہ وادی پانی سے بھری ہوئی ہے تو سَب قافلے والے وَہیں رُک گئے، تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ تم میرے پیچھے آجاؤ، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اس وادی کے اندر تشریف لے گئے اور سب قُرَیْش آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے پیچھے چلنے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانی خشک فرمادیا، جب وہ لوگ مکہ واپس آئے تو سب کو یہ واقعہ سُنایا، جسے سُن کر انہوں نے کہا اس بچہ کی شان نرالی ہے۔

مَعلُوم ہُوا کہ ہمارے آقا، مَدِینے والے مُصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عام انسانوں کی طرح بالکل نہیں تھے بلکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو خاص اِنعامات واِکرامات سے نَوازا تھا، لِہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خُوب خُوب شان و عظمت بیان کریں، نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذاتِ مُقدَسّہ سے مَحبَّت کرنے والوں سے مَحبَّت کریں

طفولیت میں حضرت کی دعا سے نزول باراں

ایک دفعہ ابو طالب نے حضرت (صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کو ساتھ لے کر بارش کے لئے دعا کی تھی جو حضور کی برکت سے فوراً قبول ہوئی تھی۔ چنانچہ ابن عساکر جُلْهُمَه بن عُرْفُطَه سے ناقل ہے کہ اس نے کہا کہ میں مکہ میں آیا، اَہل مکہ قحط میں مبتلا تھے، ایک بولا کہ لات وعُزّٰی کے پاس چلو دوسرا بولا کہ مَنات کے پاس چلو۔ یہ سن کر ایک خوبرو جید الرّائے [2] بوڑھے نے کہا: تم کہاں الٹے جارہے ہو حالانکہ ہمارے درمیان بَاقِیَۂِ ابراہیم [3] وسُلَالَۂِ اسماعیل [4] موجود ہے۔ وہ بولے: کیا تمہاری مراد ابو طالب ہے؟ اس نے کہا: ہاں! پس وہ سب اُٹھے اور میں بھی ساتھ ہو لیا۔ جا کر دروازے پر دستک دی ابو طالب نکلا تو کہنے لگے: "ابو طالب! جنگل قحط زدہ ہو گیا، ہمارے زن و فرزند قحط میں مبتلا ہیں، چل مینہ مانگ۔ "پس ابو طالب نکلا اس کے ساتھ ایک لڑکا تھا گویا آفتاب تھا، جس سے ہلکا سیاہ بادل دور ہو گیا ہو، اس کے گرد اور چھوٹے چھوٹے لڑکے تھے۔ ابو طالب نے اس لڑکے کو لیا اور اس کی پیٹھ کعبہ سے لگائی۔ اس لڑکے (محمد صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے التجا کرنے والے کی طرح اپنی انگلی سے آسمان

کی طرف اشارہ کیا، حالانکہ اس وقت آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا نہ تھا، اشارہ کرنا تھا کہ چاروں طرف سے بادل آنے لگے۔ برسا اور خوب برسا جنگل میں پانی ہی پانی نظر آنے لگا اور آبادی و وادی سب سر سبز و شاداب ہو گئے اسی بارے میں ابو طالب نے کہا ہے:

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ

ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ

بعثت کے بعد جب قریش آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ستا رہے تھے تو ابو طالب نے ایک قصیدہ لکھا تھا جو سیرت ابن ہشام میں دیا ہوا ہے۔ شعر مذکور اسی قصیدے میں سے ہے، اس شعر میں ابو طالب قریش پر بچپن سے حضرت کے احسانات جتا رہا ہے اور گویا کہہ رہا ہے کہ ایسے قدیم بابرکت محسن کے دَرْپَئے آزار(1) کیوں ہو؟(2) (مواہب وزرقانی)

بیان کردہ واقعے سے معلوم ہوا کہ مصیبت و پریشانی کے وَقْت بارگاہِ الٰہی میں اس کے نیک بندوں کو وسیلہ بنا کر دُعا مانگنا نہ صرف جائز بلکہ دُعا کی قبولیت کا سبب بھی ہے،اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو وسیلہ بنانا ایسا بہترین

عمل ہے کہ خود ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اُمت کو اس کی تعلیم فرمائی ہے، چنانچہ

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن حُنیف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے دُعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا: اگر تُو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی: حضور! دُعا فرما دیجئے۔ انہیں حکم فرمایا: وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رَکعت نَماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیۡکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحۡمَۃِ یَا رَسُوۡلَ اللهِ اِنِّیۡ تَوَجَّھۡتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیۡ فِیۡ حَاجَتِیۡ ھٰذِہٖ لِتُقۡضٰی لِیۡ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعۡهُ فِیَّ

یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور وسیلہ تلاش کرتا ہوں اور تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذَرِیعے سے جو نبِیِّ رحمت ہیں۔ یارسولَ اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذَرِیعے سے

اپنے ربّ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف اِس حاجت کے بارے میں مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ الٰہی (عَزَّ وَجَلَّ)! اِن کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔“

حضرت سَیِّدُنا عثمان بن حُنَیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی نابینا ہی نہ تھے۔ (معجم کبیر، ۹/۳۰ حدیث: ۸۳۱۱)

شام کا پہلا سفر

جب حضرت کی عمر مبارک بارہ سال کی ہوئی تو ابو طالب حسب معمول قافلہ قریش کے ساتھ بغرض تجارت ملک شام کو جانے لگا، یہ دیکھ کر آپ اس سے لپٹ گئے۔ اس لئے اس نے آپ کو بھی ساتھ لے لیا۔ جب قافلہ شہر بصریٰ میں پہنچا تو وہاں بَحِیرا راہِب نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھ کر پہچان لیا اور آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا: یہ سارے جہان کا سردار ہے، رب العالمین کا رسول ہے، اللہ اس کو تمام جہان کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گا۔ قریشیوں نے پوچھا: تجھے یہ کیونکر معلوم ہوا؟ اس نے کہا کہ جس وقت تم گھاٹی سے چڑھے کوئی درخت اور پتھر باقی نہ رہا مگر

سجدے میں گر پڑا۔ درخت اور پتھر پیغمبر کے سوا کسی دوسرے شخص کو سجدہ نہیں کرتے اور میں ان کو مُہرِ نبوت سے پہچانتا ہوں جو ان کے شانے کی ہڈی کے نیچے سیب کی مانند ہے پھر اس راہب نے کھانا تیار کیا۔ جب وہ ان کے پاس کھانا لایا تو حضرت اونٹوں کے چرانے میں مشغول تھے۔ اس نے کہا: آپ کو بلالو۔ آپ آئے تو بادل نے آپ پر سایا کیا ہوا تھا۔ جب آپ قوم کے نزدیک آئے تو ان کو درخت کے سایہ کی طرف آگے بڑھے ہوئے پایا جس وقت آپ بیٹھ گئے تو درخت کا سایا آپ کی طرف ہٹ آیا۔ پھر کہا: "تمہیں خدا کی قسم! بتاؤ ان کا ولی کون ہے؟ "انہوں نے کہا: ابو طالب۔ پس اس نے ابو طالب سے بتاکیدِ تمام کہا کہ ان کو مکہ واپس لے جاؤ کیونکہ اگر تم آگے بڑھو گے تو ڈر ہے کہیں یہودی ان کو قتل کر دیں لہٰذا ابو طالب آپ کو واپس لے آیا اور شہر بصریٰ سے آگے نہ بڑھا اور اس راہب نے حضرت کو خشک روٹی اور زیتون کا تیل زادِ راہ دیا۔ (3)

اللہ کریم ہمیں رسولِ کریم ﷺ کی محبت میں جینا مرنا نصیب فرمائے اور قرآن کریم کی تلاوت عشق رسول میں ڈوب کر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف و اسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکروسافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن و استعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات و رجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟ 13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون / کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم و فنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). "مطالعہ" کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق و تصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات وانسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 125 اہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف و دفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز وارتقاء

(42). "مصادر سیرت کورس"

(43). "فن تخلیق عنوانات سیرت کورس"

(44). "عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے"

(45). "مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب"

(46). "کتابیات سیرت کورس"

(47). "مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت"

(48). "کتب و مقالاتِ سیرت کا حصول"

(49). "تحقیق و تصنیف کیسے سیکھیں؟"

(50). "مناہج تحقیق کی آسان تفہیم"